اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 851:

نماز میں آمین کہنے کا حکم

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

نماز میں سورتِ فاتحہ کے بعد آمین کہنے کا حکم:

نماز میں سورتِ فاتحہ کے بعد آمین کہنا سنت ہے، یہ حکم امام کے لیے بھی ہے اور منفرد یعنی اکیلے نماز ادا کرنے والے کے لیے بھی ہے، اسی طرح مقتدی بھی جہری نمازوں میں امام کے سورتِ فاتحہ ختم کرنے کے بعد آمین کہے گا، البتہ سرّی نمازوں میں چوں کہ مقتدی کو امام کی سورتِ فاتحہ کی آواز سنائی نہیں دیتی، اس لیے ان میں صرف امام ہی آمین کہے گا۔ ذیل میں آمین سے متعلق چند روایات ذکر کی جاتی ہیں:

1۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ’’ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، سو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافق ہوگئی تو اس کے گذشتہ تمام (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔‘‘ جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے:

٧٨٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب امام سورتِ فاتحہ مکمل کرلے تو یہی وقت امام کے آمین کہنے کا ہوتا ہے تو جب امام آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہہ دیا کریں۔ اس حدیث کی مزید صراحت اور وضاحت ’’سنن النسائی‘‘ کی درج ذیل صحیح حدیث میں موجود ہے:

2۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ’’جب امام ’’غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ‘‘ کہے تو تم بھی آمین کہو، کیوں کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ سو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافق ہوگئی تو اس کے گذشتہ تمام (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔‘‘

٩٢٦- أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَالَ الْإِمَامُ «غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ» فَقُولُوا: آمِينَ؛ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ: آمِينَ، وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ:

آمِينَ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

اس دوسری حدیث سے پہلی حدیث کی مزید وضاحت ہوگئی کہ جب امام سورتِ فاتحہ مکمل کرلیتا ہے تو فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے، اس لیے مقتدی کو بھی چاہیے کہ وہ بھی آمین کہے۔

فائدہ: واضح رہے کہ فرشتوں کی آمین کے ساتھ آمین موافق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اس طرح آمین کہے کہ اس کی اور فرشتوں کی آمین ایک ہی وقت میں ادا ہو جائے اور جو شخص بروقت آمین کہتا ہے تو اس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافق ہو ہی جاتی ہے۔ اس موافقت کے اس کے علاوہ دیگر معانی بھی مراد لیے گئے ہیں۔

- التيسير بشرح الجامع الصغير:

(إذا أمّن) بالتشديد (الإمام) أي إذا فرغ الإمام من قراءة الفاتحة في الجهرية (فأمّنوا) أيها المؤمنون مقارنين له. وظاهره أنه إذا لم يؤمّن لا يؤمّنوا وليس مرادا. (فإنه) أي الشأن (ومن وافق تأمينه تأمين الملائكة) قولا وزمنا، وقيل: إخلاصا وخشوعا. واعترض والمراد جميعهم أو الحفظة أو من يشهد الصلاة. (غفر له ما تقدّم) زاد في رواية للجرجاني في «أماليه»: وما تأخر، وعليها اعتمد الغزالي في «وسيطه». (من ذنبه) يعني من الصغائر كما يفيده أخبار تجيء. و«من» للبيان لا للتبعيض. قال المؤلف: وأحسن ما فسر به هذا الحديث ما رواه عبد الرزاق عن عكرمة قال: صفوف أهل الأرض على صفوف أهل السماء، فإذا وافق أمين في الأرض أمين في السماء غفر للعبد. قال الحافظ ابن حجر: مثله لا يقال بالرأي فالمصير إليه أولى. (مالك) في «الموطأ» (حم ق عن أبي هريرة). (حرف الهمزة)

نماز میں آمین آہستہ کہنا سنّت ہے:

احناف کے نزدیک نماز میں سورتِ فاتحہ کے بعد آمین آہستہ آواز سے کہنا سنت ہے۔ احناف کا یہ مذہب متعدد دلائل سے ثابت ہے:

1۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''جب امام ''غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ'' کہے تو تم بھی آمین کہو، کیوں کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ سو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافق ہوگئی تو اس کے گذشتہ تمام (صغیرہ) گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔''

٩٢٦- أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَالَ الْإِمَامُ «غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ» فَقُولُوا: آمِينَ؛ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ: آمِينَ، وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ: آمِينَ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

مذکورہ حدیث میں آمین آہستہ کہنے کی طرف یہ اشارہ مل جاتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ امام بھی آمین کہتا ہے، اس لیے مقتدی بھی آمین کہہ دیا کریں۔ تو اگر آمین بلند آواز سے کہی جاتی تو حضور اقدس ﷺ بطورِ وضاحت یہ ارشاد نہ فرماتے کہ امام بھی آمین کہتا ہے، کیوں کہ وہ تو پہلے ہی سے مقتدی کو معلوم ہوتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ سورتِ فاتحہ کے بعد امام جو خاموشی اختیار کرلیتا ہے تو مقتدی یہ نہ سمجھیں کہ امام آمین نہیں کہتا، بلکہ حدیث میں فرمادیا گیا ہے کہ امام بھی آمین کہتا ہے اس لیے مقتدی بھی آمین کہہ دیا کریں۔

- إعلاء السنن:

قوله: «عن أبي هريرة إلخ: وفيه قوله ﷺ: «وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ: آمِينَ». قلت: فيه دلالة ظاهرة على الإخفاء بآمين للإمام، وإلا لم يحتج إلى إظهار فعله بقوله: «وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ: آمِينَ»، كما لا يخفى. (باب ما جاء في سنية التأمين والإخفاء بها)

2۔ حضرت وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، سو جب انھوں نے ''غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ'' تک تلاوت فرمائی تو ''آمین'' کہا اور اپنی آواز کو پوشیدہ رکھا۔

یہ روایت درج ذیل کتبِ احادیث میں موجود ہے:

- مسند احمد:

١٨٨٥٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلٍ، أَوْ سَمِعَهُ حُجْرٌ مِنْ وَائِلٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا قَرَأَ: «غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ» قَالَ: «آمِينَ»، وَأَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى، وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ.

- المعجم الكبير:

١٠٩- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَنْبَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ: أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا قَالَ: «وَلَا الضَّالِّينَ» قَالَ: «آمِينَ»، فَأَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ.

- المستدرک للحاکم:

٢٩١٣- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ وَأَبُو عَبْدِ اللهِ الصَّفَّارُ الزَّاهِدُ وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو الْوَلِيدِ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ حُجْرًا أَبَا الْعَنْبَسِ يُحَدِّثُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ: «غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ» قَالَ: «آمِينَ» يَخْفِضُ بِهَا صَوْتَهُ.

هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه.

تعليق الذهبي في «التلخيص»: على شرط البخاري ومسلم.

امام حاکم اور امام ذہبی رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم رحمہم اللہ کی شرط کے

مطابق صحیح ہے۔

- مسند ابی داود الطیالسی:

١١١٧- عَنْ وَائِلٍ: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا قَرَأَ «غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلا الضَّالِّينَ» قَالَ: «آمِينَ» خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى، وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ.

- حدیث السراج:

٤٢٩- أَخْبَرَنَا السَّرَّاجُ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا يزيد بن هارون: أنبأنا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حَجَرٍ أبي العنبس، عن عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلا الضَّالِّينَ» قَالَ: «آمِينَ»، وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ.

اس حدیث کے معتبر ہونے سے متعلق تفصیلی بحث کے لیے دیکھیے: اعلاء السنن۔

3۔ حضرت سمُرہ بن جُندُب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اقدس ﷺ کی نماز میں دو جگہ سکتہ یعنی خاموشی یاد ہے: ایک خاموشی اُس وقت جب وہ تکبیرِ تحریمہ کہتے، اور دوسری خاموشی اُس وقت جب وہ "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" کی قرأت سے فارغ ہو جاتے۔

- سنن أبي داود:

٧٧٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ تَذَاكَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَكْتَتَيْنِ: سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ، وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ «غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ»، فَحَفِظَ ذَلِكَ سَمُرَةُ وَأَنْكَرَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، فَكَتَبَا فِي ذَلِكَ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ إِلَيْهِمَا أَوْ فِي رَدِّهِ عَلَيْهِمَا أَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ. (باب السَّكْتَةِ عِنْدَ الافْتِتَاحِ)

اس روایت سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" کے بعد خاموشی آمین ہی کے لیے تھی، اس سے آہستہ آواز میں آمین کہنا ثابت ہو جاتا ہے۔ واضح رہے کہ اس حدیث کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

• مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح:

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) أَيْ: هَذَا اللَّفْظَ، قَالَ مِيرَكُ: مِنْ طَرِيقِ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ سَمُرَةَ وَسَاقَهُ قَالَ: فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: فَكَتَبُوا ذَلِكَ إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى أُبَيٍّ فَصَدَّقَ سَمُرَةَ، وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي سَمَاعِ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ، وَالْأَصَحُّ صِحَّةُ سَمَاعِهِ مِنْهُ، وَقَدْ أَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي «صَحِيحِهِ»، وَقَالَ بَعْضُ الْحُفَّاظِ: صَحَّ الْحَدِيثُ عَنْ سَمُرَةَ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اهـ. قَالَ ابْنُ حَجَرٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَسَنَدُهُ حَسَنٌ بَلْ صَحِيحٌ. (بَابُ مَا يُقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ)

4۔ حضرت ابو وائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما آمین اونچی آواز سے نہیں کہتے تھے۔

• مجمع الزوائد ومنبع الفوائد:

٢٦٣٢- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ وَعَبْدُ اللهِ لَا يَجْهَرَانِ بِـ«بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ» وَلَا بِالتَّعْوِيذِ وَلَا بِالتَّأْمِينِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي «الْكَبِيرِ» وَفِيهِ أَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ وَهُوَ ثِقَةٌ مُدَلِّسٌ.

واضح رہے کہ یہ روایت معتبر ہے، مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: اعلاء السنن۔

5۔ امام ابراہیم نخعی تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام چار چیزیں آہستہ کہے گا، ان میں سے ایک "آمین" بھی ہے۔

• مصنف عبدالرزاق میں ہے:

٢٥٩٦- عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: «أَرْبَعٌ يُخْفِيهُنَّ الْإِمَامُ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَالِاسْتِعَاذَةِ، وَآمِينَ، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

6۔ جلیل القدر تابعی امام عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "آمین" دعا ہے، جیسا کہ صحیح البخاری میں ہے:

وَقَالَ عَطَاءٌ: آمِينَ دُعَاءٌ. (صحيح البخاري بَاب جَهْرِ الْإِمَامِ بِالتَّأْمِينِ)

اور دعا سے متعلق شریعت کا اصول یہ ہے کہ یہ آہستہ مانگنا افضل ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ الاعراف آیت نمبر 55 میں فرماتے ہیں:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (55)

ترجمہ: تم اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ چپکے چپکے پکارا کرو۔ یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ نماز میں آہستہ آواز سے آمین کہنا افضل ہے۔

فقہی عبارت

- فتاوی ہندیہ:

سُنَنُهَا: رَفْعُ الْيَدَيْنِ لِلتَّحْرِيمَةِ وَنَشْرُ أَصَابِعِهِ وَجَهْرُ الْإِمَامِ بِالتَّكْبِيرِ وَالثَّنَاءُ وَالتَّعَوُّذُ وَالتَّسْمِيَةُ وَالتَّأْمِينُ سِرًّا ...... ثُمَّ يقول: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ، كَذَا فِي «الْهِدَايَةِ»، إمَامًا كان أو مُقْتَدِيًا أو مُنْفَرِدًا كَذَا فِي «التَّتَارْخَانِيَّة»، ولم يُذْكَرْ فِي الْأَصْلِ وَلَا فِي النَّوَادِرِ «وجل ثَنَاؤُكَ»، كَذَا فِي «الْمُحِيطِ»، فَلَا يَأْتِي بِهِ فِي الْفَرَائِضِ، وَكَذَا فِي «الْهِدَايَةِ». (الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي سُنَنِ الصَّلَاةِ وَآدَابِهَا وَكَيْفِيَّتِهَا)

وضاحتیں:

1۔ نماز میں آمین آہستہ یا بلند آواز سے کہنے کے معاملے میں حضرات ائمہ مجتہدین اور اکابرِ امت کا اختلاف رہا ہے، یہ اختلاف جائز وناجائز یا حق و باطل کا نہیں، بلکہ افضل ہونے اور افضل نہ ہونے کا ہے، جانبین کے پاس اپنے موقف پر دلائل موجود ہیں، اس لیے اس معاملے کو باہمی اختلاف کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیے۔

2۔ ماقبل کی تفصیل سے معلوم ہوا کہ آمین کے مسئلے میں احناف کا مذہب بھی دلائل سے ثابت اور سنت کے موافق ہے، اس سے ان لوگوں کی غلطی معلوم ہو جاتی ہے کہ جو احناف کے مذہب کو غلط قرار دیتے ہیں۔

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

10 جُمادی الثانیہ 1443ھ/14 جنوری 2022

03362579499